یک عمر ورع = یعنے ورع یک عمر - مقلوب الترکیب ہے - عمر کو بغیر اضافت
کے پڑہنا چاہئے - یک عمر ورع = یعنے ایک مدت کا زہد و تقوی - فصحا سطح
کہین گئے کہ زہد بسیار یا زہد شاق - مرزا نے مرزا بیدل اور ناصر علی کی
تقلید سے یک عمر ورع کہا ہے - یہہ ترکیب اور ایسے تراکیب اہل لسان
کے پاس محض لغو اور تکلف لاطایل مانے جاتے ہین - مرزا بیدل اور
شیخ ناصر علی اور مرزا غالب ایک وضع کے تین سوار ہین جو اپنی چال مین
برابر چلے جاتے ہین - وَرَع = بفتحتین زہد و پرہیزگاری - بار دینا =
یعنے آمد و رفت کی اجازت دینا - بارے = کلمۂ ایجاب ہے -

ہوا جب غم سے یون بے حس تو غم کیا سر کے کٹنے کا
نہ ہوتا گر جدا تن سے تو زانو پر دہرا ہوتا

یہہ کلام سر کٹنے سے پہلے کا ہے یعنے شاعر کا یہہ کلام بالفعل نہین ہے
بلکہ بالقوہ ہے -

ہوئی مدت کہ غالب مر گیا پر یاد آتا ہے
وہ ہر اک بات پر کہنا کہ یون ہوتا تو کیا ہوتا

(کیا) تعظیم کیواسطے ہے یعنے غالب تو مر گیا مگر ہمین اسکی آرزوئین اور تمنائین
یاد آتی ہین کہ وہ ہر ایک بات پر کہا کرتا تہا کہ ایسا ہوتا تو کیا اچھا ہوتا یعنے
سرکار انگریزی کیطرف سے پنشن جاری ہو جاتی یا بادشاہ دہلی کے پاس سے
سہرہ کا صلہ ملجاتا یا کلکتہ مین اوستادی کا سکہ بیٹھ جاتا الغرض اب اوسکی
خواہشات یاد آتے ہین اور افسوس ہوتا ہے - قائل نے یہان اپنے کو

شخص غیر قرار دیا ہے - اور یہہ فارسی و اردو مین درست ہے - قاعدہ ہوتا ہے کہ کسی شخص کے مرنے کے بعد اُس کے دوست اور احباب اُسکی نیکیان اور نیک خواہشات اور اچھی باتین یاد کر کے افسوس کرتے ہین اور اس سے اونکا منشا یہہ ہوتا ہے کہ آخرت مین اللہ تعالی اُس میت کا مرتبہ بلند کرے اور دنیا مین جو محرومی ہوی ہے اسکا بدلہ آخرت مین ملے

یک ذرہ زمین نہین بیکار باغ کا	یان جادہ بھی فتیلہ ہے لالہ کی داغ کا

اس شعر کو مشکل با معنی کہہ سکتے ہین - یہان مصنف کا طائر خیال اسقدر بلند ہوا ہے کہ نظرون سے غائب ہو گیا ہے گویا معدوم و فنا ہو گیا ہے بہر حال نہایت خوض و غور کے بعد یہہ معنے میرے ذہن مین آتے ہین کہ شاید اس شعر مین دنیا کی بے ثباتی کا مضمون لکھا ہے یعنے اہل دنیا کی عبرت پذیری اور نصیحت یابی کے لئے باغ کی زمین کا ایک ذرہ بیکار نہین ہے باغ مین جو راستہ ہے جسپر لوگ خوشی خوشی سے باغ کی سیر کے مزے اُڑاتے ہوے چلتے پھرتے ہین اگر غور کیجئے تو یہہ جادہ داغ لالہ کا فتیلہ ہے یعنے یہہ جادہ اس بات کو روشن کر رہا ہے اور بتا رہا ہے کہ دنیا عیش و عشرت کی جگہ نہین ہے بلکہ عشرت پرستی دنیا کا حاصل داغ ہے اور داغ بھی خاص لالہ کا داغ جو کبھی منقطع اور علیحدہ ہو نہین سکتا - ظاہر ہے کہ داغ لالہ ہمیشہ لالہ کے ساتھ ہی رہتا ہے اور لالہ حالانکہ باغ مین ہے مگر داغدار ہے اور یہہ طرفہ ماجرا ہے کہ جو شب و روز باغ مین جو عیش